بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر ۲۷ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ✦ ۳۰ شہادت ۱۳۶۳ ہش ✦ ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۰۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"متلی کی شکایت ہے۔ کمزوری بہت ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

کوہِ وقار انسان جس کو مصائب کے پہاڑ ذرا جنبش نہیں دے سکتے

وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا

جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اسمیں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب اُن کا تصور کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی فراخدلی۔ استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے کوہِ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔ بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اُٹھتے ہیں کہ آپ تو خدا کے حبیب مصطفیٰ اور مجتبیٰ تھے پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں میں کہتا ہوں کہ پانی کیلئے جبتک زمین کو نہ کھودا جائے، اس کا جگر نہ پھاڑا جاوے وہ کب نکل سکتا ہے۔ کتنے ہی گز کھودتے چلے جائیں تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے جو مایۂ حیات ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لذت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم دکھانے سے نہیں ملتی جب تک ان مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گذرے۔ وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں وہ ان مصائب کی لذت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں۔ اور کب اسے محسوس کر سکتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے کہ جب آپکو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا۔ خدا تعالیٰ پر توکل اس کی محبت اور نصرت پر ایمان پیدا ہوتا تھا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۷)

"خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعویٰ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جاتے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے آخر دم تک ثابت اور قائم رہے برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم میں بھی نہیں گزرتا تھا۔ بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے از دست اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا۔ اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا لیا۔ وطن سے نکالے گئے قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی۔ اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے۔ اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے۔ اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں۔ ..... اور پھر صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہاں کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا۔ جو اپنے اور خویش تھے ان کو بت پرستی سے منع کر کے سب سے پہلے دشمن بنایا۔ یہودیوں سے بھی بات بگاڑ لی کیونکہ ان کو طرح طرح کی مخلوق پرستی اور پیر پرستی اور بداعمالیوں سے روکا۔ حضرت مسیحؑ کی تکذیب اور توہین سے منع کیا۔ جس سے ان کا دل نہایت جل گیا اور سخت عداوت پر آمادہ ہو گئے اور ہر دم قتل کر دینے کی گھات میں رہنے لگے۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی خفا کر دیا گیا۔ ..... اور مدار نجات کا صرف توحید ٹھیرائی گئی۔ اب جائے انصاف ہے کہ کیا دنیا حاصل کرنے کی یہی تدبیر تھی؟

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۸-۱۰۹)

ہمت و استقلال

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء۔ صفحہ ۱۲)

وقفِ جدید کے

- ننھے مجاہدین
- ننھی مجاہدات

جو بچہ یا بچی کم از کم ایک صد روپیہ چندہ وقف جدید ادا کرے اسے وقف جدید کا ننھا مجاہد یا ننھی مجاہدہ کہتے ہیں۔ اور اس بچے، بچی کا نام معہ ولدیت و پتہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سعادت کے حصول کی توفیق عطا فرمائے

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں

نظارت تعلیم

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ رجب المرجب ۱۴۰۴ ہجری
۳۰ شہادت ۱۳۶۳ ہش

انسان کی سب سے قیمتی متاع اور اُس کی حفاظت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے ایمان کو اللہ تعالیٰ سے کئے گئے ایک عہد سے تعبیر کی ہے یعنی جو بھی ایمان لاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد باندھتا ہے کہ وہ ایمان پر تا دمِ آخر قائم رہے گا اور اس کے مطابق جملہ نیک اعمال بجا لائے گا۔ دنیا کی چمک دمک اور اس کی زینتیں اُسے کبھی اپنی طرف اس درجہ مائل نہیں کر سکیں گی کہ وہ ایمان اور اس کی مقتضیات سے غافل ہو جائے اور اس طرح اپنا ایمان گنوا بیٹھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صاحبِ ایمان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(النحل آیات ۹۶، ۹۷)

ان آیات میں بیان کردہ مطالب کا خلاصہ یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے بدلہ میں حقیر اور تھوڑی سی قیمت رکھنے والی چیز مت لو۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے اس سے یقیناً بدرجہا بہتر ہے۔ جو دنیوی مال و متاع میں سے تمہارے پاس ہے وہ بظاہر کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو وہ بدحال ختم ہو جائے گا۔ اس کے بالمقابل جو کچھ تمہارے واسطے اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ جو لوگ ثابت قدم رہے ہیں ہم انہیں یقیناً ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ایمان بہت بڑی دولت ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں۔ انسان پر فرض ہے کہ وہ اس دولت کی حفاظت کرے اور دنیا کی چمک دمک اور اسکی زینتوں کی طرف مائل ہو کر اسے ضائع کرنے والا نہ بنے اور اس بات کو کبھی فراموش نہ کرے کہ ایمان لا کر انسان فی الاصل خدا سے یہ معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ایمان پر تا دمِ مرگ قائم رہے گا اور اس پر کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے عہد کو نبھانے کی عظیم الشان جزا مقرر کی ہے۔ وہاں اس عہد کو توڑنے کی سزا سے بھی خبردار فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ (الرعد آیت ۲۶)

اور جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) لعنت مقدر ہے اور انکے لئے ایک برا گھر بھی مقرر ہے

اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو کما حقہ نبھانے اور دولتِ ایمان کی پوری پوری حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ نقضِ عہد کی سزا سے محفوظ رہتے ہوئے ایفائے عہد کے عظیم اجر کے مستحق قرار پائیں۔ آمین

مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

ذیل کی نظم سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک صاحب شیخ محمد بخش رئیس کڑیانوالہ ضلع گجرات کو لکھ کر عطا فرمائی تھی جبکہ وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دعا کے طفیل ان کی تکالیف دور کر دیں:

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہتا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یُوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء — بحوالہ درثمین اردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاءؑ کی ضرورت اور اُن کا دائرہ عمل

(محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء — کراچی)

قسط ۳ بحوالہ الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۸۴ء

انبیاء کا ایک لمبا سلسلہ چلا یہ نبی حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے - گو ان کی نبوت براہ راست تھی مگر یہ تھے حضرت موسیٰ کے تابع - حضرت موسیٰ کی ایک خاص خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ۝

(النساء ع ۲۳)

اور موسیٰ سے ہم نے خوب اچھی طرح بات کی - اس کا اشارہ بالمشافہ بات چیت کے متعلق ہے - معلوم دیتا ہے کہ پہلے نبیوں میں رویاء اور کشوف کی کثرت تھی - اور الہام یا وحی بھی ہوتی تھی مگر اس کا درجہ کم تھا - حضرت موسیٰ کی وحی پہلوں کی نسبت اعلیٰ تھی - یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت موسیٰ کی وحی قرآن کریم کی وحی جیسی نہ تھی - حضرت موسیٰ کی وحی کے صرف معانی محفوظ رہے - مگر قرآن کریم کی وحی کا ہر لفظ اور ہر نقطہ محفوظ رہا - حضرت موسیٰ کے بعد بہت نبی آئے مگر وہ کوئی نئی شریعت نہ لائے - گو الہام ان کو بھی ہوتا - ان انبیاء کا مقصد لوگوں کو حضرت موسیٰ کی شریعت پر چلانا تھا اور ان کو روحانی زندگی کا پانی پلانا تھا -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور

پانچواں دور حضرت مسیح ابن مریمؑ کا تھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا - یہ دور ایک رنگ میں تو موسوی دور ہی تھا - چونکہ اس کا مقصد احیاءِ شریعتِ موسیٰ تھا مگر اس کی ایک علیحدہ اہمیت تھی - اس کا مقصد یہود کی اصلاح اور ان کی بالادستی کو روکنا تھا اس کو حضرت موسیٰ کے دور کا حصہ اس لیے بھی کہا جا سکتا ہے کہ مسیح نے خود فرمایا -

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں - منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"

پس حضرت عیسیٰؑ نے ایک طرف تو توریت کے احکام کو پورا کیا - دوسری طرف انہوں نے اسی کتاب کی حکمت کی طرف توجہ دلائی - اور یہود پر زور دیا کہ وہ چھلکے کو چھوڑ دیں اور مغز یعنی شریعت کی روح کو مضبوطی سے پکڑیں - اور یہ بھی بتایا کہ اصل چیز باطنی صفائی پاکیزگی اور تقدس ہے اور اسی طرح بتایا کہ نمازیں اور روزے اور دوسری عبادات اس وقت تک اچھی ہیں جب تک وہ قلبِ صافی سے ادا کی جائیں - اور اگر ایسا نہ ہو تو الٹا یہ عبادات لعنت بن جاتی ہیں غرض اللہ تعالیٰ نے جو یہ کہا

اَیَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اس کا مطلب یہی تھا کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ پر پاکیزگی قلب کے راز ظاہر کیے -

گو حضرت مسیح ایک شارع نبی نہ تھے تاہم ان کا درجہ بہت بلند ہے - مگر چونکہ یہود کے مطابق اور پھر بعد میں عیسائی روایات کے مطابق ان کی کارکردگی عیاں نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا صحیح مقام بتانے کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے جن سے لوگ ان کی خدائی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حقیقت یہ ہے اگر ان کو کلمہ کہا گیا تو کلمات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی بتا دیا کہ اگر سارے سمندر سیاہی بن جاویں اور لکڑیاں قلمیں بن جاویں اور ان سے اللہ تعالیٰ کے کلمات لکھے جاویں - تو سیاہی اور قلمیں ختم ہو جاوینگی مگر اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہ ہوں گے - باقی رہا روح القدس کی مدد - تو کونسا نبی ہے جس کو روح القدس کی مدد نہ ملی ہو - بن باپ کے پیدا ہونا بھی ایسا اعجاز نہیں - آدم ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوا تھا مگر حکمت اس میں یہ تھی کہ اب بنی اسرائیل میں سے نبی نہ ہوگا - یہ تو ایک انتباہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں آخری نبی ہیں اگلا نبی جو آوے گا وہ بنی اسماعیل میں سے آوے گا - سو ایسا ہی ہوا - یہود نے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہر قسم کا ظلم کیا اس ظلم کا نشانہ ان کے ماننے والے بھی بنے رہے - تین صدیوں کے مصائب کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ نے آسائش دی - اور پھر اللہ تعالیٰ نے مائدہ کے دروازے ایسے کھولے کہ حد ہی نہ رہی - آج تک ان کا تسلط دنیا پر ہے - مسیح تو ایک غریب النفس آدمی تھا - مگر ان کے ماننے والوں نے ان کو خدا کا درجہ دیا - اور اُن کے ماننے والے ایسے فتنہ کے موجب ہوئے جسکی خبر اکثر انبیاء نے دی تھی -

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور

چھٹا دور - دورِ محمدی تھا - حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں مذہب کی عمارت تکمیل کے قریب پہنچ گئی تھی - مگر تکمیل کا پورا ہونا باقی تھا جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ساری دنیا ضلالت میں پڑی ہوئی تھی - تمام مذاہب بگڑ چکے تھے - اور ان کی جگہ گمراہی نے لے لی تھی - خدا کی پرستش کی بجائے بتوں کے آگے سر جھکایا جاتا تھا - برائی نہ صرف شیوہ بن چکی تھی بلکہ باعثِ فخر تھی - شراب جوا - زنا ظلم ایسی چیزیں تھی جو کہ باعثِ شرم نہ تھیں - بلکہ باعثِ فخر تھیں - فساد خشکی میں بھی تھا اور تری میں بھی - اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اللہ نے خاتم النبیین ختم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو مکہ کی بستی میں مبعوث کیا - اور آپؐ کو ایک کامل کتاب دی - اور آپؐ کو تمام انبیاء کے کمالات عطا کیے - آپؐ آدم بھی تھے - آپؐ نوح بھی تھے آپؐ ابراہیم بھی تھے آپؐ موسیٰ بھی تھے اور عیسیٰ بھی جہاں ان سب انبیاء کے کمالات آپؐ میں موجود تھے وہاں ان سب نبیوں کے بھی کمالات تھے جن کا ذکر قرآن میں آیا یا نہیں آیا - آپؐ کو جو کتاب دی گئی وہ آخری کتاب یا خاتم الکتب تھی - یہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام تھا - اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ بھی فرمایا اے (محمدؐ) رسول ان لوگوں کو کہدے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے - اس راستہ پر جو ابراہیمی تھا - اور جو مشرکوں میں سے نہ تھا - اور جسطرح ابراہیم نے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ - کہا تو بھی کہدے کہ وہی کام میں کرتا ہوں اور میری نماز - میرا ذبیحہ - میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لیے ہے - میں کامل توحید پر گامزن ہوں - اور پہلا مسلمان ہوں - اسی طرح سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

" اے محمد ہم نے تیری طرف نوح جیسی وحی نازل کی - اور تمام نبیوں جیسی وحی بھی جو اس کے بعد آئے - ہم نے ابراہیم کے کمالات دیئے - اسماعیل کے کمالات دیئے - یعقوب اور یعقوب کی اولاد کے کمالات بھی دیئے - عیسیٰ کے کمالات بھی دیئے یونس اور ہارون اور سلیمان کے بھی کمالات دیئے اور داؤد کو زبور ملی تھی وہ بھی ہم نے دی اور جو موسیٰ سے بالمشافہ کلام کیا تھا وہ انعام بھی تجھے دیا"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کلام موسیٰ پر اترا تھا وہ تو مٹ گیا - مگر جو کلام ہم نے تمہارے اوپر اتارا ہے ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں - اس کی ضرورت بھی تھی چونکہ یہ کلام قیامت تک انسانیت کی ہدایت کا موجب ہونا تھا - جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کہ بعض لوگ حضرت عیسیٰ کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں اَیَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ کہا اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

" اے محمد تو لوگوں کو کہدے کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ نے روح القدس کے ذریعہ سے نازل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا۔ سچائی اور حق کے ساتھ تا مومنوں کو یہ مضبوط کرے اس میں ایمان لانے والوں کے لیے بشارتیں اور ہدایتیں ہیں" نحل ع ۱۴/۱۴۷

غرض جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سب انبیاء کے کمالات تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے ذاتی کمالات بھی تھے۔ جو دین حضورؐ لائے وہ جامع جمیع ادیان تھا۔ اور اس مذہب کی موجودگی میں باقی کسی مذہب کی پیروی کی ضرورت نہیں رہی۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (مائدہ ع ۱)

اس آیت سے اس بات پر مہر لگا دی کہ دینِ اسلام کامل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور نعماء مسلمانوں کے لیے مقدر کر دیئے ہیں۔ اس سے مراد افضل تعلیم ہے اس کی بہت وجوہات ہیں۔ بعض ان میں سے یہ ہیں۔ ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب جہاں احکامات بیان کرتی ہے۔ وہاں ان کی حکمت بھی بیان کرتی ہے۔ پھر اس کتاب کی تعلیم وسطی ہے یعنی ہر حالت کے مطابق۔ اس تعلیم سے بندے اور خدا کا تعلق بلا واسطہ کر دیا ہے۔ مقامِ عبادت کو ختم کر دیا ہے۔ عبادت کے لیے کسی گرجا یا مندر کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ ساری زمین کو اللہ تعالیٰ نے مسجد بنا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی وحی انہیں الفاظ میں موجود ہے۔ جن الفاظ میں وہ نازل ہوئی تھی صفاتِ الٰہیہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ اسی طرح مسائل معاد کی وضاحت کی گئی۔ شرح اصطلاحات کا دروازہ کھول کر مذہب کے سمجھنے کو آسان بنا دیا۔ ملائکہ پر بحث ہے۔ ان کا کیا کام ہے۔ اور وہ کس قسم کی مخلوق ہے۔ اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قضاء و قدر۔ حشر نشر اور دوزخ اور جنت کے عقدہ کو بھی حل کیا ہے۔ پھر روحانیات معاشرت اور ثقافت کے مسائل بیان کیے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مشاہدہ پر زور دیا ہے۔ اور اندھی تقلید سے روکا ہے اور سب سے آخر میں یہ بتایا کہ اسلام کسی ایک قوم کا ورثہ نہیں بلکہ یہ ساری دنیا کے لیے ہے اور قرآن کریم نے بانگِ دہل دعویٰ کیا کہ روحانی لحاظ سے دنیا ایک ہونیوالی ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔ اور یہ تقدیر ایک دن پوری ہونی ہے جبکہ اسلام ہی اسلام ہوگا نہ کوئی گورا ہوگا نہ کالا اور نہ ہی غریب بلکہ اکرم وہی ہوگا جس کے اندر تقویٰ زیادہ ہوگا۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نمازِ تہجد میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ، ربوہ

"عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَآؤُکَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔"

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب التہجد باللیل۔)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز تہجد پڑھنے کے لئے اٹھتے تو فرماتے۔ اے اللہ سب خوبیاں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان میں موجود ہیں اور سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں تو آسمانوں کا نور ہے اور زمین کا نور۔ نیز ان کا بھی جو اُن میں موجود ہیں اور سب خوبیاں تیرے لئے ہی ہیں تو ہی برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات بھی ضرور ہوگی اور تیری باتیں سچی ہیں۔ اور جنت بھی حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے اور تمام نبی سچے ہیں۔ اور محمدؐ بھی سچا ہے اور قیامت کی گھڑی بھی برحق ہے۔ اے اللہ میں نے تیرے حضور اپنی گردن ڈال دی ہے اور تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تجھی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف میں جھکا ہوں اور تیری ہی خاطر میں نے (دشمنوں کا) مقابلہ کیا ہے اور تیرے ہی حضور فیصلہ چاہا ہے۔ میری مغفرت فرما اُس تقدیم و تاخیر میں جو میں نے کی ہے اور اس میں بھی جسے میں نے پوشیدہ رکھا اور جس کا میں نے اظہار کیا۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی قوت بھی تجھ ہی سے حاصل ہے۔

نماز تہجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس درد و الحاح کے ساتھ اپنے اللہ کے حضور دعا کرنا بتاتا ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال پر۔ اس کی قدرتِ کاملہ پر اس کے وعدوں کے سچا ہونے پر اس کی جزا و سزا پر۔ اس کے تمام انبیاءؑ کی صداقت پر اور اپنی رسالت پر کامل یقین تھا۔ انسان لوگوں کے سامنے اپنے متعلق تکلف سے بہت کچھ مظاہرہ کر سکتا ہے۔ مگر اس تنہائی کی گھڑی میں جب ساری دنیا سوئی پڑی ہو خیالات کے جذبات میں تبدیلی ہو کر بے ساختہ زبان سے جاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کا دل محبت و یقین سے معمور تھا۔ مذکورہ بالا دعا آپؐ کی مقدس زندگی کی مخفی کیفیاتِ قلبی کا ایک روشن نمونہ ہے کیونکہ انسان کی دعائیں دراصل اس کے خیالات و جذبات کی حقیقی ترجمان ہوتی ہیں۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ رات کا وقت دعا اور اس کی قبولیت کے لئے نہایت مناسب ہے۔ اس وقت انسان یکسوئی سے جنابِ الٰہی کے حضور اپنی مناجات میں دل کی گہرائیوں سے راز و نیاز کی باتیں کرنے میں آزاد ہوتا ہے۔ رات کے سناٹے عالم میں جبکہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی دیکھنے سننے والا نہیں ہوتا۔ دعا کرنے والے کی پکار دل کی گہرائیوں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور شرف قبولیت کا موجب بن جاتی ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ۝"

(الذٰریٰت ع ۱)

یعنی مومن بندے رات کو بہت ہی تھوڑا سویا کرتے تھے۔

"تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔"

(السجدۃ ع ۲)

ان کے پہلو بستروں پر نہیں ٹکتے وہ خوف و رجا کی حالت میں اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں۔

"یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا"

(الفرقان ع ۶)

مومن اپنے رب کے حضور سجدوں میں اور کھڑے ہو کر رات گزارتے ہیں۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اور اس سے سچی محبت نہ ہو تب تک انسان اپنے آرام کی گھڑیاں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا لیکن خدا کے مومن بندے رات کی تنہائیوں میں اپنے اللہ کو پکارتے اخلاص و محبت کے ساتھ رحمت و مغفرت کے طالب ہوتے اور اسی کے حضور اپنی حاجات پیش کرتے ہیں اور آخر یہ ایمان اور محبت و اخلاص اور دعائیں۔ تزکیۂ نفس۔ استقامت اور ان کی عظیم الشان روحانی ترقیات کا باعث بن جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق بخشے آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم پاہ الفا احمد و کمارا مرحوم کا ذکر خیر

مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت احمدیہ روکوپر سیرالیون کے قدیم مخلص احمدی پاہ الفا احمد و کمارا گذشتہ سال اکتوبر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے تھے۔ وہ ایک لمبے عرصہ سے مقامی جماعت کے امام الصلوٰۃ تھے اور کچھ وقت تک آپ نے لوکل مبلغ کے طور پر بھی کام کیا۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ اس پاک زمرہ میں شامل ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو یہ خبر دی تھی۔

"یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔"

چنانچہ آج سے نصف صدی قبل آپ نے اپنے عالم شباب میں ایسے وقت میں احمدیت کے بارہ میں خواب دیکھا جب کہ ابھی یہ ملک احمدیت کے نور سے ناواقف محض تھا اور کسی جگہ کوئی احمدی مبلغ اس ملک میں موجود نہ تھا۔

خواب کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"چنانچہ صبح میں سامان لے کر روکوپر چلا آیا اور اس خواب کا ذکر اپنے بھائی سے کیا اور بتایا کہ ہمیں خواب کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ گو وہاں چند افراد نماز کے پابند تھے لیکن نہ جمعہ ہوتا تھا نہ اجتماعی انتظام تھا۔ ہم دونوں کے توجہ دلانے پر چھیالیس کے قریب افراد نمازوں میں باقاعدگی سے آنے لگے اور اس طرح باجماعت نماز رائج ہو گئی۔ چار سال بعد الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی آئے جنہیں دیکھتے ہی الفا شیخا امام نے کہا کہ میری مذکورہ خواب پوری ہو گئی۔ کیونکہ مولوی صاحب کا پیغام و لباس بعینہٖ خواب کے مطابق ہے۔ اس پر مجھے اور کثیر تعداد کو ہدایت نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(بحوالہ الفضل ۱۱/۵۶ء)

چنانچہ جب سلسلہ کے مبلغ حضرت مولینا نذیر احمد صاحب علی روکوپر تشریف لائے اور پاہ الفا احمد و کمارا نے اپنی خواب کی تعبیر ان کے وجود میں پوری ہوتی دیکھی تو اس پاک باطن شخص نے خواب پر عمل کرتے ہوئے بلا حیل و حجت احمدیت کو قبول کر لیا۔ اور پھر تادم واپسیں پورے اخلاص اور محبت سے اس عہد کو نبھایا اور کسی موقع پر بھی دنیا کی کوئی رنگینی انہیں اس مقام وفا سے جنبش نہ دے سکی۔ یوں تو مندرجہ بالا بشارت ہی ان کی پاکیزہ سیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے مگر اس کے علاوہ بھی ان کے نقش پا اُن کی پاک باطنی پر شاہد و دال ہیں۔ سیرالیون کا عدالتی نظام دیہات تک پھیلا ہوا ہے جہاں گاؤں کے چیف اپنی کچہریاں لگاتے اور لوگوں کے مقدمات کے فیصلے سناتے ہیں۔ یہ لوگ حقوق اور علم حقوق کے سلسلہ میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں حتیٰ کہ کسی کو گالی دینے پر بھی مقامی عدالت جرمانہ کرتی ہے۔ ایسی عدالتیں تقریباً ہر روز ہر گاؤں میں کام کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بیوی اپنے خاوند کے خلاف۔ عدالت میں جا کر جرمانہ وصول کر لیتی ہے۔ ایسی حساس سوسائٹی میں کسی وقت بھی کسی کا عدالت کے سامنے پیش ہونے کا امکان ہے۔ مگر مرحوم الفا احمد کی وفات پر ایک معزز شہری نے ان کی اعلیٰ شرافت کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہہ کر ان کو خراج تحسین پیش کیا کہ بلاشبہ وہ ایک نیک بزرگ تھے حتیٰ کہ ہم نے ساری عمر ان کو کبھی بھی کچہری میں پیش ہوتے نہیں دیکھا۔

پاہ الفا احمد و کمارا کی سعادت مندی کا یہ عالم تھا کہ گو وہ عمر رسیدہ بزرگ تھے مگر جب کبھی اُن کی رہائش گاہ سے گذر ہوا وہ دیکھتے ہی فوراً بڑی عقیدت سے آ کر دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے۔ گو وہ تنگ دست تھے مگر بڑے خوددار صابر و شاکر اور قانع واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے کبھی اشارۃً کنایۃً بھی سوال نہ کیا تھا۔

اُن کی وفات کے بعد اُن کے کردار کا ایک اور رُخ بھی سامنے آیا۔ یہاں مردوں عورتوں کا خلا ملا عام ہے۔ عورتیں خود اپنے خاوند تلاش کرتی اور والدین کی وساطت سے رسم شادی مکمل کرتی ہیں۔ ذات پات، نسل رنگ یہاں کا مسئلہ نہیں۔ ایک آدمی کے پاس اگر پیسے ہیں تو جب چاہے جہاں چاہے شادی رچا لے۔ ان کے بارہ میں ایک غیر از جماعت چیف امام نے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ ان سے ان کی ایک لڑکی کا رشتہ طلب کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے آپ پسند ہیں۔ آپ عالم فاضل ہیں۔ خوبصورت ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں۔ میں آپ کو لڑکی دینے کو تیار ہوں میری کوئی شرط نہیں ہے میں آپ سے کوئی پیسہ بھی نہیں مانگتا (یہ لوگ لڑکیوں کے پیسے وصول کرتے ہیں) میری شرط آسمانی ہے زمینی نہیں۔ اور وہ یہ کہ آپ احمدیت قبول کر لیں۔ میں آپ کو اپنی لڑکی کا رشتہ دے دوں گا۔" جو شخص اس ماحول سے واقف ہو وہ جان سکتا ہے کہ ایسا کہنے میں ان کا کتنا بڑا کردار نمایاں ہے۔

ان کو ان وجودوں سے جنہیں خدا نے قدرت ثانیہ کا مظہر بنایا بڑی محبت و عقیدت تھی وقتاً فوقتاً دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے تھے۔ بارہا سنایا کرتے تھے کہ میری سات لڑکیاں تھیں اور صرف ایک لڑکا تھا۔ میں نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو دعا کے لئے لکھا تو اللہ تعالےٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ مرحوم نے اسی عقیدت کی بناء پر اپنے اس لڑکے کا نام ناصر احمد رکھا جو ماشاء اللہ ہونہار ہے اور اپنی کلاس میں اوّل آتا ہے۔

پاہ الفا احمد و کو مبلغین سے بے حد لگاؤ اور پیار تھا۔ آپ کے ان کی عقیدت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ وہ چٹائی جس پر ہمارے واجب الاحترام مبلغ مولینا نذیر احمد صاحب علی سویا کرتے تھے آج تک تبرک کے طور پر ان کے پاس موجود ہے اور پھر ان کے بعد آنے والے ہر مبلغ کے ساتھ اسی خلوص اور محبت سے پیش آتے رہے اور ہر وہ مبلغ جس کو اس حلقہ میں کام کرنے کا موقعہ ملا دلی طور پر اس محبت اور خدمت کا قائل رہا ہے جو اس مرحوم کی طرف سے پیش کی گئی۔ چنانچہ مبلغ انچارج و امیر سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق شاہد صاحب اپنے تعزیتی خط میں لکھتے ہیں:۔

"پاہ الفا احمد و احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ نشان تھے۔ کیونکہ انہوں نے خدائی بشارت اور راہنمائی کے نتیجہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ کو قبول کیا تھا۔ وہ مبلغین کے کام میں ہمیشہ ممد و معاون ثابت ہوتے رہے ان کی خدمت کرنا سعادت سمجھتے تھے اور زندگی بھر کامل استقامت کے ساتھ اپنے ایمان پر قائم رہے۔ بعض مبلغین اور ڈاکٹرز کے ساتھ اب بھی ان کی خط و کتابت جاری تھی۔ مبلغین کرام بھی آپ کی تہ دل سے قدر کرتے اور آپ کا خیال رکھتے تھے۔ ڈاکٹر حسن صاحب کا بڑا ذکر فرمایا کرتے تھے اور اسی طرح مولانا اسمٰعیل منیر صاحب، مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب، مولوی نظام الدین صاحب مہمان اور دیگر مبلغین کو یاد کیا کرتے تھے۔"

آپ کی وفات پر ایک قابل ذکر بات سامنے آئی وہ یہ کہ یہ خطہ بھی مختلف رسومات کا قائل ہے۔ خاص طور پر وفات کے بعد تیسرے، ساتویں اور چالیسویں کا جو بڑے اہتمام سے منائے جاتے ہیں۔ اور آج تک اس خلاف شریعت رسم کے خلاف کسی کو منہ کھولنے کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ ایسے مواقع پر یہ لوگ ساری ساری رات کچھ پڑھتے پڑھاتے گذار دیتے ہیں۔ بعض مخصوص پیشہ ور قسم کے لوگ پیسے دے کر بلائے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود پاہ الفا احمد و کمارا نے جو وصیت کی وہ یہ تھی کہ "میری وفات پر یہ ساتویں، چالیسویں نہ منائے جائیں۔ چنانچہ ان کے اہل خانہ اس بات پر قائم رہے۔ جبکہ رشتہ داروں اور اہل قصبہ کی طرف سے شدید دباؤ تھا۔ ساتویں پر لوگ آئے مگر وہ مخصوص رسمیں نہ کر پائے سوگوار خاندان کے لئے حسب دستور رقم جمع کی۔ کھانا کھایا اور رخصت ہوئے۔ اس طرح الفا احمد و کمارا نے احمدیت سے جو نور حاصل کیا وہ عاقبت تک ان کے ساتھ گیا اور اس نے جہالت کی اس آہنی رسم میں بھی دراڑ ڈال دی۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی آپ کا بڑا لڑکا احمدیہ پرائمری سکول روکوپر میں ٹیچر ہے۔ احباب مرحوم کے بچوں اور اُن کی بیوہ کے لئے بھی دعا کرتے رہیں اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اجر عظیم سے نوازے اور مرحوم کو اپنی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

نصاب مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ

۱۹۸۴ء میں ہونے والے اطفال کے مرکزی امتحان کا نصاب یہ ہوگا:۔

(۱) **امتحان ستارۂ اطفال:**
کتابچہ ستارۂ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات (ص۵ تا ص۲۲)

(۲) **امتحان ہلالِ اطفال:**
کتابچہ ہلالِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۳۶

(۳) **امتحان قمرِ اطفال:**
کتابچہ قمرِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۴۴

(۴) **امتحان بدرِ اطفال:**
کتابچہ بدرِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۵۰

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہی کا ایک سبب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کے ہتھیار ہیں۔ جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کی اس واضح ہدایت کو بھلا دیا اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں دنگ رلیوں میں مشغول ہوگئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ خلافت عباسیہ تباہ ہوئی تو محض گانے بجانے کی وجہ سے۔ ہلاکو خان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتا ہوا بغداد کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا اور معتصم باللہ ناچ گانے میں مشغول تھا اور بار بار کہتا تھا کہ تم گانے والیوں کو بلاؤ۔ بغداد پر کوئی حملہ نہیں کرسکتا۔ جو حملہ کرے گا وہ خود تباہ ہوجائے گا لیکن ہلاکو خان نے پہنچتے ہی سے پہلے بادشاہ کو قتل کیا اور پھر بغداد پر حملہ کرکے اسکی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کر دیئے

اسی طرح مغلیہ حکومت کی تباہی بھی گانے بجانے کی وجہ سے ہوئی "محمد شاہ رنگیلے" کو رنگیلا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گانے بجانے کا بہت شوقین تھا۔

بہادر شاہ ظفر جو ہندوستان کا آخری مغل بادشاہ تھا وہ بھی اسی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوا۔ انگریزوں کی فوجیں کلکتہ سے بڑھ رہی تھیں۔ آگرہ سے بڑھ رہی تھیں۔ کانپور سے بڑھ رہی تھیں۔ سہارنپور سے بڑھ رہی تھیں۔ اور بادشاہ کے دربار میں گانا بجانا ہو رہا تھا آخر انگریزوں نے اس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اس کی طرف بھیجے اور کہا کہ یہ آپ کا تحفہ ہے۔

اُندلس کی حکومت بھی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا۔ مگر اتنی بڑی تباہی دیکھنے کے باوجود مسلمانوں کو اب بھی یہی شوق ہے کہ سینما دیکھیں اور گانا بجانا سنیں اور وہ اپنی تاریخ سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے حالانکہ قرآن کریم نے وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ میں بتا دیا ہے کہ اگر مسلمان عباد الرحمٰن بننا چاہتے ہیں تو ان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ گانے بجانے کی مجالس کو ترک کردیں۔ اور خدائے واحد سے لو لگائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے اور اگر نہیں کریں گے تو اس کے تباہ کن نتائج سے وہ محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جزء ۲ صفحہ ۱۷۳-۱۷۴)

مرسلہ: (عمران راشد منتظم اشاعت دارالعلوم وسطی ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

دعائے مغفرت

● میری والدہ صاحبہ مقصودہ بی بی اہلیہ حکیم عنایت اللہ خان صاحب مرحوم قلعہ کالر والا قلعہ صوبہ سنگھ ۹ بروز سوموار صبح تقریباً دس بجے قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین

(وسیمہ طاہرہ خانم اہلیہ مکرم حمید الحمید خان صاحب چوک یتیم خانہ بند روڈ لاہور)

نماز تراویح کیلئے ضروری اعلان

جن جماعتوں کو رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کی ضرورت ہے وہ اپنی درخواستیں نظارت اصلاح وارشاد میں ارسال فرمادیں اور مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں بھی وضاحت فرمائیں۔

● (۱) گذشتہ کتنے سال سے مرکز کی طرف سے حافظ صاحب بھجوائے جارہے ہیں۔

● (۲) مقامی جماعت کی حاضری نماز تراویح میں کس قدر ہوتی ہے۔

● (۳) کیا اپنی جماعت میں تراویح کے لئے جگہ ہے یا پرائیویٹ جگہ پر نماز تراویح ہوتی ہے۔

اسی طرح جو حفاظ کرام رمضان المبارک میں نظارت ہذا کے زیر انتظام نماز تراویح کے لئے جماعتوں میں جانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ جات لکھ کر اپنی درخواستیں بھجوادیں۔ ایسی تمام درخواستیں ۱۵ مئی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

زکوٰۃ جلد ادا کرنے کی فضیلت

صحابہ کرامؓ قربانی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور صاحب نصاب تو اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ ان کے مال پر کب سال ختم ہو کہ وہ اپنی ذمگی زکواۃ ادا کریں بلکہ بعض اصحابؓ تو سال پورا ہونے کا بھی انتظار نہیں کرتے تھے اور سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے تھے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے واجب ہونے سے قبل ہی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ (ابو داؤد، ترمذی)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ لیکن ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوادیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کوائف مکمل کئے جاسکیں اور کوائف مکمل نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ میں دیر نہ ہو۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم روحانی پروگرام

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔
۲۔ ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں
۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔
۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:۔
(i) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ
(ii) سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:۔
(i) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝
(ii) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔
ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام وقت کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین

(مینیجر الفضل)

ایک ضروری تحریک

وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانان کرام کے قیام کے لئے مہمان خانوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور ہر سال رہائش کے انتظامات کو ناکافی سمجھا جاتا ہے اور ان میں وسعت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ وسعت مکانی کی یہ ضرورت مستقل نوعیت کی ہے۔ اس لئے نئے مہمان خانے مسلسل تعمیر کرانے جانا از حد ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطایا جون ۸۴ء سے پہلے پہلے ارسال فرمادیں تاکہ ہر سال کی طرح امسال بھی مہمان خانوں نے مستقف رقبہ میں جلسہ سے پہلے اضافہ کیا جا سکے۔

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک امانت تعمیر مہمان خانے جلسہ سالانہ ۶۸۵۵/۲۷-۲۷۸ کھلوا دی گئی ہے۔ تمام رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ امانت میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرمادیں اور نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمادیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر

والہانہ لبیک

(قسط ۳)

۵۶۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب مغل پورہ لاہور } ۱۵۰
۵۷۔ " مرزا محمد لطیف صاحب " ۱۰۵۰
۵۸۔ " عبدالحکیم صاحب ناصر " ۱۵۰۰
۵۹۔ " سعید احمد صاحب ناصر " ۱۱۰۰
۶۰۔ " منور احمد جاوید صاحب معہ لواحقین } " ۸۷۵
(ربوہ دارالرحمت وسطی چلے گئے ہیں)
۶۱۔ مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب سلیم نیلا گنبد ۱۰۵۰
۶۲۔ " رشید احمد صاحب چھاؤنی جنوبی ۱۲۰۰
۶۳۔ " خواجہ انعام اللہ صاحب " ۱۱۰۰
۶۴۔ " خلیفہ تقی الدین احمد صاحب چھاؤنی جنوبی ۱۰۰۰
۶۵۔ " سید توقیر مجتبیٰ صاحب معہ اہل و عیال } " ۱۰۰۰
۶۶۔ " ماجد احمد خان صاحب " ۱۰۰۰
۶۷۔ " کرنل غلام رسول صاحب ورک " ۱۱۰۰
۶۸۔ مکرم کرنل دلدار احمد صاحب چھاؤنی شمالی } ۱۲۰۰
۶۹۔ " محمد اسلم شاد صاحب رحمٰن پورہ ۱۰۰۰
۷۰۔ " میاں عبدالماجد صاحب سمن آباد ۱۰۰۰
۷۱۔ " چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب سول لائن ۱۰۰۰
۷۲۔ " بابو ماشاء اللہ خان صاحب " ۱۰۰۰
۷۳۔ " مبشر احمد خان صاحب " ۱۲۰۰
۷۴۔ " منیر احمد بابر صاحب شالامار ۲۰۰۰
۷۵۔ " طاہر احمد باجوہ صاحب " ۱۲۰۰
۷۶۔ " سعید احمد صاحب ابن عبدالجبار صاحب } " ۱۰۰۰
۷۷۔ مکرم امیر الدین صاحب پرویز " ۱۲۰۰
۷۸۔ " فضل احمد صاحب " ۱۰۰۰
۷۹۔ " ملک عبدالحق صاحب " ۱۰۰۰
۸۰۔ " عبدالعزیز صاحب بھٹی علامہ اقبال ٹاؤن ۱۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

براہ کرم اپنی اپنی مجالس میں مندرجہ ذیل امور کا جائزہ لیں۔

۱۔ کیا آپ کی مجلس میں روزانہ تعلیمی کلاس جاری ہے۔
۲۔ کیا آپ کی مجلس کے تمام اطفال سادہ نماز جانتے ہیں۔
۳۔ کیا آپ کی مجلس کے تمام اطفال نماز باترجمہ جانتے ہیں۔
۴۔ کیا آپ کی مجلس کے تمام اطفال کو سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد ہیں۔
۵۔ کیا آپ کی مجلس کے تمام اطفال قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اگر نہیں تو کیا کوشش ہو رہی ہے۔
۶۔ کیا آپ کی مجلس کے تمام اطفال کو کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" میں مندرج تمام عبارتیں زبانی یاد ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہدایات برائے مقالہ اطفال

امسال شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت منعقدہ سالانہ مقالے کا عنوان "سیرت حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ" ہے۔

۱۔ مقالہ صاف ستھرا اور خوشخط لکھا ہوا ہو۔
۲۔ مقالہ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
۳۔ جن کتب سے استفادہ کریں ان کا حوالہ بھی ساتھ دیں۔
۴۔ مقالہ ناظم صاحب اطفال یا قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ مرکز میں بھیجا جائے۔
۵۔ مقالہ مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔

مقابلہ میں اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب ۲۰۰، ۱۵۰ اور ۱۰۰ روپے انعام بر موقع سالانہ اجتماع دیا جائے گا۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین اطفال ۵ مئی تا ۱۲ مئی ہفتہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منائیں

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے امام ہمام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین کا والہانہ لبیک

فضل عمر ہسپتال کی عمارت میں توسیع کے لئے احباب جماعت کے عطیات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے دن کی تقریر میں فضل عمر ہسپتال کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"جگہ کی تنگی کا احساس بہت زیادہ ہے چنانچہ امسال ہسپتال کے لئے ایک بہت ہی وسیع تعمیری منصوبہ بنایا گیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو بے مثل جماعت اس زمانہ میں قائم کی ہے اس کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کا امام کسی خواہش کا اظہار کرے اور جماعت کے مخلصین اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے جوق در جوق آگے نہ بڑھیں چنانچہ سیالکوٹ کے ایک دوست مکرم لطیف احمد صاحب وہ پہلے خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس نئی تعمیر میں حصہ دار بننے کے لئے ۲۵،۰۰۰/- روپے کا عطیہ اپنے عزیز چوہدری افتخار احمد صاحب مرحوم کی طرف سے پیش کیا ہے۔

ان کے علاوہ ایک بہن نے کراچی سے ۳۰،۰۰۰/- روپے عطیہ بہت جلد ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے تاکہ صدقہ جاریہ کے طور پر ان کے نام سے نئی بلڈنگ میں ایک کمرہ تعمیر کر دیا جائے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کا حامی و ناصر ہو۔ ان کے نذرانے کو اپنی جناب میں شرف قبولیت بخشے اور ہمیں جو اس ہسپتال کے خادم ہیں حقیقی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(چیف میڈیکل آفیسر)

نمائندگان خصوصی سالہ ریویو آف ریلیجنز

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب ذیل دوستوں کو سالہ ریویو آف ریلیجنز کا نمائندہ خصوصی مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان سے تعاون فرماویں۔

۱۔ لاہور۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید۔ ۱۳ خالد حمید مارکیٹ کریم پارک۔ راوی روڈ لاہور
۲۔ ملتان۔ مکرم صبور احمد صاحب۔ ۴۴ قاسم روڈ ملتان چھاؤنی۔
۳۔ اٹک۔ مکرم مرزا عبدالمجید صاحب دارالفضل میڈیکل ہال اٹک شہر۔

(منور احمد جاوید۔ مینیجر ریویو آف ریلیجنز)

اعانت الفضل

مکرم و محترم ملک منور احمد صاحب ابن محترم مکرم عبداللطیف صاحب شکوہی مقبول پیپرمارٹ و سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور نے دفتر الفضل کو ازراہ کرم ایک کیلکولیٹر اعانت کے طور پر مرحمت فرمایا ہے۔ احباب سے انکی صحت اور کاروبار میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(عبداللہ گیانی۔ مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

● نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ میری بیوی زیٹا مارگریٹ ۷ مارچ ۱۹۸۴ء کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ دو سال قبل احمدی ہوئی تھیں۔ بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ نماز باقاعدہ ادا کرتی تھیں۔ قرآن مجید سے انہیں خاص شغف تھا۔ انہوں نے قرآن مجید کی سچائی کے بارے میں ریڈیو کینیڈا میں ایک انٹرویو بھی دیا۔

پانچ ماہ قبل وہ بیمار ہو گئیں۔ ہسپتال جا کر پتہ چلا کہ انہیں کینسر ہو چکا ہے۔ بہت توجہ سے علاج ہوا مگر وہ جانبر نہ ہو سکیں اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات سے نوازے۔ آمین ثم آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان عام قطعہ ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔

(طاہر شمیم ۱۲ نوشیروان سٹریٹ شاداب کالونی پٹیل روڈ لاہور)

سیکرٹریان تحریک جدید

۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو یوم تحریک جدید منانے کو کہا گیا تھا۔ امید ہے تمام جماعتوں میں اس پر عمل ہوا ہو گا۔ براہ کرم جلد از جلد دفتر ہذا کو یوم تحریک جدید کے نتائج سے آگاہ کریں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔

(وکیل المال اول)

حضرت المصلح الموعود کی جماعت کو دعوت

حضور وقف زندگی اور مدرسہ احمدیہ (اب جس کا نام جامعہ احمدیہ ہے) میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

امراء اضلاع و صدران جماعت احمدیہ۔ قائدین خدام الاحمدیہ۔ ناظمین انصار اللہ، مربیان و معلمین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی ابھی سے نوجوانوں کو وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اکسیر اچارہ

متعدل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اچارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ : -/۳ روپے
درجن -/۲۷ گرس ۳۰۲/۴۰ روپے
علاوہ بونس

تفصیلات کے لئے : کیور ٹیو ڈسٹری بیوٹرز گائیڈ -/۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون 606/607

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷۰ ق

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون : ۵۵۸

بازیافتہ ٹوپی

کوئی صاحب جمعہ بتاریخ ۱۶ اپریل کو نماز کے بعد اپنی نئی اور قیمتی قراقلی ٹوپی مسجد راجکی کے قریب میرے مکان کے سامنے سڑک پر گرا گئے ہیں۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتلا کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔

احمد حسن مکان ۱۵/۲۴ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

اعلان تعطیل

مورخہ یکم مئی دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ اس لئے اس روز اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)